روئیداد مناظرہ دنیاپور

تقلید

غیر مقلد مناظر

پروفیسر طالب الرحمٰن

مناظر اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

النعمان سوشل میڈیا سروسز

دفاع احناف لائبریری

روئیداد مناظرہ دنیاپور

مناظر اهل سنت والجماعت

حضرت مولانا **محمد امین صفدر اوکاڑوی** رحمۃ اللہ علیہ

غیر مقلد مناظر

مولوی **طالب الرحمن**

موضوع مناظرہ

تقلید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیاپور کے مناظرہ کا آنکھوں دیکھا حال

اسباب مناظرہ

دنیاپور اور اس کے گردونواح میں غیر مقلدین حضرات نے اہل سنت والجماعت کے نمازیوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا کہ تمہاری نماز ہی نہیں ہوتی۔ گلی بازار میں چیلنج بازی شروع کر دی۔ ان کا ہر سرکاری ملازم بھی اس کام پر لگ گیا، ہر دکاندار اسی بحث پر اتر آیا۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب کراچی سے اوکاڑہ عید کے سلسلہ میں آ رہے تھے، حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب نے ان سے وعدہ لے لیا کہ وہ راستے میں بہاولپور اسٹیشن پر اتر کر دنیاپور آ جائیں اور ایک مفصل تقریر ہو جائے جس سے اپنے ساتھی مطمئن ہو جائیں۔ چنانچہ وعدہ کے مطابق مولانا تشریف لے آئے تو قاری صاحب موصوف نے بتایا کہ آپ کا پروگرام ہم نے صرف اپنے احباب کے اطمینان کے لئے لیا تھا، لیکن غیر مقلدین نے ہمارے بعض سنجیدہ ساتھیوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ مناظرہ کریں۔ جناب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب اور ڈاکٹر محمد طیب صاحب جوان کے پروپیگنڈے سے کافی حد تک متاثر ہو چکے ہیں، ان کی خواہش بھی یہی

ہے کہ فریقین کے دلائل روبرو نہیں جائیں۔

مولانا نے کہا بغیر کتابوں کے مناظرہ کرنا بغیر ہتھیاروں کے میدان میں اترنے کے مترادف ہے۔ قاری صاحب نے کہا کہ اب مجبوری ہے۔ ان لوگوں نے فضا بہت خراب کر رکھی ہے۔

آخر مولانا نے فقیر والی کے مدرسہ قاسم العلوم کے مہتمم صاحب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قاسمی مدظلہ العالی کی طرف آدمی بھیجا کہ فلاں فلاں کتاب بھیج دیں۔ مدرسہ میں عید کی چھٹیاں تھیں۔ کتب خانے کے انچارج موجود نہ تھے اوران کا کتب خانہ الحمد للہ بہت وسیع اور مثالی کتب خانہ ہے۔ حضرت مہتمم صاحب موصوف نے خود کوشش فرما کر جو کتابیں مل سکیں بھیج دیں۔ کتابیں عین اس وقت پہنچیں جب مناظرہ شروع ہو رہا تھا۔ جب کہ غیر مقلد علماء کئی دنوں سے مسلسل تیاری میں مصروف تھے۔ چنانچہ ان کے علماء کہروڑ پکا، ملتان، اسلام آباد وغیرہ سے پہنچ گئے۔

ان کی طرف سے لیکچرار طالب الرحمٰن شاگرد عبداللہ صاحب بہاولپوری مناظر، اور مولوی عبدالرحمٰن سابق مماتی معین مناظر مقرر ہوئے، اور اہل سنت والجماعت کی طرف سے مولانا محمد امین صفدر صاحب مناظر مقرر ہوئے۔ اور گفتگو کا آغاز کچھ اس طرح سے ہوا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ بند کمرے میں نہیں بلکہ کھلی جگہ پر ہوا تھا۔ حضرت موسٰی اور فرعون کا مناظرہ کھلا ہوا تھا، آنحضرت ﷺ نے نجران کے پادریوں سے جو مناظرہ فرمایا وہ بھی کھلی جگہ ہوا تھا۔ کسی نبی سے بند کمرے میں مناظرہ ثابت نہیں۔

طالب الرحمٰن۔

ہر جگہ نبیوں کی بات ماننا ضروری نہیں میں بند کمرے میں ہی مناظرہ کروں گا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

کسی نبی نے مناظرہ میں یہ پابندی نہیں لگائی کہ مناظرہ میں سامعین کی تعداد محدود ہونی چاہیے۔ مثلاً آپ کی ضد کہ پندرہ سے زیادہ آدمیوں کو باہر نکالو، ورنہ میں مناظرہ نہیں کروں گا کس حدیث میں ہے۔

طالب الرحمٰن۔

حدیث کی بات نہ کرو، جلدی زائد آدمیوں کو باہر نکالو ورنہ میں اندر قدم بھی نہ رکھوں گا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

کسی نبی نے مناظرہ میں اپنا معین مناظر نہیں رکھا ورنہ بتاؤ کہ حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معین مناظروں کا نام کیا تھا؟۔

طالب الرحمٰن۔

میں معین مناظر کے بغیر مناظرہ نہیں کرسکتا۔ ہم اہل حدیث ہیں خدا اور رسول کی بات کے علاوہ ہم کسی کی بات کو دلیل نہیں مانتے۔ قرآن حدیث پر ہم جان دیتے ہیں قرآن حدیث دکھاؤ اور بات منوالو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اب تک تو تم صرف حدیث نفس پر عمل کررہے ہو۔ نہ قرآن وحدیث سے بند کمرے میں مناظرہ کرنے کا ثبوت دے سکے، نہ سامعین کے محدود ہونے کو قرآن حدیث سے ثابت کرسکے، نہ ہی معین مناظر کا ثبوت دے سکے۔

اب آئندہ کے لئے فرمائیں کہ آپ کس حدیث کو مناظرہ میں صحیح کہیں گے اور کس حدیث کو ضعیف؟۔ تو یہ دلیل سے کہیں گے یا بغیر دلیل کے؟۔

دلیل تو آپ کے نزدیک صرف خدا اور رسول ﷺ کا فرمان ہے۔ جبکہ خدا اور

رسول ﷺ نے نہ کسی حدیث کو صحیح فرمایا، نہ ضعیف۔ تو کیا اس بارے میں آپ کسی امتی کی تقلید کریں گے یا اپنی حدیث نفس کی؟۔ تو آپ اہل حدیث نہیں رہیں گے۔ یا آپ قرآن حدیث سے ثابت کردیں کہ کہ امتی یا اپنی خواہش نفس کی تقلید بھی فرض ہے۔ اور آج تک ہم جھوٹ بولتے رہے کہ ہم خدا اور رسول ﷺ کو مانتے ہیں۔

طالب الرحمٰن۔

ہم محدثین کی بات کو مانیں گے۔ سند کی تحقیق کریں گے، قرآن پاک نے حکم دیا ہے

﴿ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا﴾.

ثابت ہوا کہ سندوں کی تحقیق فرض ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

امام ابن سیرین المتوفی ۱۱۰ھ فرماتے ہیں۔

قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اهل السنة فیوخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدع فلا یؤخذ حدیثهم (مسلم ص ۱۱ ج ۱).

یعنی صحابہ وتابعین سند نہیں پوچھا کرتے تھے۔ جب فتنہ پڑ گیا تو راوی کا نام پوچھنے لگے تاکہ اہل سنت کی روایت لی جائے اور اہل بدعت کی روایت نہ لی جائے۔ کیا صحابہ اور تابعین جو سند کی تحقیق نہیں کرتے تھے آپ کے نزدیک اس آیت کے مخالف اور فرض کے تارک تھے؟

طالب الرحمٰن۔

(اصل سوال کا جواب نہیں دیا) کیا عبداللہ بن مبارک نے نہیں فرمایا۔

الاسناد من الدین.

سند کی تحقیق فرض ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

تو کیا وہ صحابہ اور تابعین معاذ اللہ بے دین تھے؟۔ پھر عبداللہ ابن مبارک کا قول پیش کر کے آپ مشرک بن گئے ہیں، اور وہ بھی پورا نہیں پڑھا۔ انہوں نے اس دعویٰ پر کوئی آیت یا حدیث بطور دلیل پیش نہیں کی۔ بلکہ ایک عقلی بات بیان کی ہے **لو لا الاسناد لقال من شاء ماشاء** معلوم ہوا ان کے نزدیک بھی یہ لزوم شرعی نہیں بلکہ عقلی ہے۔ اور یہ وجوب بالغیر ہے۔ یعنی فتنہ سے بچنے کی غرض سے، نہ کہ وجوب بالذات، جس طرح سے تقلید شخصی کا وجوب بالغیر ہے۔ فتنہ اور اتباع نفس سے بچنے کے لئے۔ نہ کہ وجوب بالذات۔

تقلید شخصی کا وجوب اور تحقیق سند کا وجوب ایک ہی درجہ کے ہیں۔

من ادعی بالفرق فعلیه البیان بالبرهان.

طالب الرحمٰن۔

ہمیں حکم ہے کہ کسی فاسق کی بات بلا تحقیق قبول نہ کرو۔ تم اندھی تقلید کرتے ہو ہم کسی بڑے سے بڑے امام کی بات بغیر تحقیق کے قبول نہیں کرتے۔ صرف قرآن حدیث کو مانتے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آئمہ مجتہدین فاسق نہیں ہیں، فاسق تو غیر مقلدین ہیں۔ غیر مقلدوں کو نہ قرآن آتا ہے اور نہ حدیث۔ یہ قرآن حدیث کا نام لے کر گمراہ ہو رہے ہیں ﴿**وما یضل به الا الفاسقین**﴾ اور فاسق کسے کہتے ہیں ﴿**یقطعون ما امر الله به ان یوصل**﴾۔ کہ جن کے ساتھ اللہ نے مل رہنے کا حکم فرمایا ہے، جو ان سے کٹتے اور کاٹتے ہیں وہی فاسق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ لوگوں کے راستہ پر چلنے کا حکم دیا اور وہ چار جماعتیں ہیں، نبی، صدیقین، شہداء، صالحین۔ غیر مقلدین برملا کہتے ہیں کہ ہم صرف نبی کے طریقے پر چلتے ہیں۔ صدیقین شہداء اور صالحین سے اللہ نے جڑنے کا حکم دیا ہے آپ ان سے خود کٹتے ہیں اور

لوگوں کو کاٹتے ہیں۔تو آپ سے بڑا فاسق کون ہوگا؟۔

اللہ تعالیٰ نے آیت۔

﴿ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون ﴾

میں فقہاء کی تقلید کا حکم دیا ہے۔آپ خود فقہاء سے کٹے اور لوگوں کو فقہاء سے کاٹتے ہیں آپ سے بڑا فاسق کون ہوگا۔

طالب الرحمٰن۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں اس آیت میں تو قطع رحمی سے روکا گیا ہے،رشتے داروں سے مل کر رہنا چاہیے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

صلہ رحمی کا حکم بھی برحق ہے جو ان سے کٹے وہ بھی فاسق جو فقہاء،صدیقین،شہداء اور صالحین سے کٹے وہ بھی فاسق۔

طالب الرحمٰن۔

ہم بھی محدثین کی باتوں کو مانتے ہیں۔ان کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

محدث کی بات ماننے کا حکم کسی آیت یا حدیث میں ہے؟۔

طالب الرحمٰن۔

محدثین ہی فقہاء ہوتے ہیں غیر محدث فقیہ ہو ہی نہیں سکتا۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ کسی آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت کردیں کہ محدث اور فقیہ ہم معنی ہیں۔آپ

ل یہ بات کسی حدیث سے ثابت نہیں بلکہ فرمان رسول رب حامل فقہ غیر فقیہ'' (الحدیث) کے خلاف ہے۔ محدث کا تعلق حدیث سے صرف حامل محمول کا ہے، اور فقیہ کا

(۱) حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبة اخبرنی عمر بن سلیمان من ولد عمر بن الخطاب قال سمعت عبدالرحمن بن ابان بن عثمان یحدث عن ابیه قال خرج زید بن ثابت من عند مروان نصف النهار قلنا ما بعث الیه هذه الساعة الا لشیء یسأله عنه فقمنا فسألناه فقال نعم سألنا عن اشیاء سمعناها من رسول الله ﷺ سمعت رسول الله ﷺ یقول نضر الله امرأ سمع منا حدیثا فحفظه حتی یبلغه غیره فرب حامل فقه الی من هو افقه منه ورب حامل فقه لیس بفقیه. (ترمذی ص ۹۳ ج ۲)

حدثنا محمد بن عبدالله بن نصیر وعلی بن محمد قالا حدثنا محمد بن فضیل ثنا لیث بن ابی سلیم عن یحیٰ بن عباد ابی هبیرة الانصاری عن ابیه عن زید بن ثابت قال قال رسول الله ﷺ نضر الله امرأ سمع مقالتی فبلغها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه. (ابن ماجه ص ۲۱، سنن دارمی ص ۷۵ ج ۱، مجمع ص ۱۳۹ ج ۱)

حدثنی علی بن عیسیٰ واللفظ له ثنا مسدد بن قطن ثنا عثمان بن ابی شیبه ثنا یعلی بن عبید ثنا محمد بن اسحق عن الزهری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال قام رسول الله ﷺ بالخیف من منی فقال نضر الله عبدا سمع مقالتی فوعاها ثم اداها

صفت موصوف کا۔

امام بخاری کی رباعیات پڑھو، انہوں نے بھی محدث اور فقیہ کو الگ الگ بتایا ہے۔ اما

الی من لم یسمعها فرب حامل فقه لا فقه له ورب حامل فقه الی من هو افقه منه ثلاث لا یغل علیهن قلب المؤمن اخلاص العمل لله والنصیحة لاولی الامر ولزوم الجماعة فان دعوتهم تکون من روانهم . قد اتفق هؤلاء الثقات علی روایة هذا الحدیث عن محمد بن اسحق عن الزهری وخالفهم عبدالله بن نمیر وحده فقال عن محمد بن اسحق عن عبدالسلام وهو ابن ابی الجنوب عن الزهری وابن نمیر غیر ثقة والله اعلم ثم نظرناه فوجدنا للزهری فیه متابعا عن محمد بن جبیر .

اخبرنا احمد بن جعفر القطیعی ثنا عبدالله بن احمد بن حنبل حدثنی ابی حدثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنا ابی عن ابن اسحاق حدثنی عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب عن عبدالرحمن بن الحویرث عن محمد جبیر بن مطعم عن ابیه قال سمعت ------------- تکون من ورانهم . وفی الباب عن جماعة من الصحابة منهم عمرو عثمان وعلی وعبدالله بن مسعود و معاذ بن جبل وابن عمرو ابن عباس وابو هریرة وانس رضی الله عنهم وغیرهم عدة. (مستدرک ص۸۷ ج ۱)

قال الذهبی فی التلخیص وروواه احمد فی مسنده عن یعقوب بن ابراهیم عن ابیه عن ابن اسحاق فقال حدثنی عمرو بن ابی

ذی بھی فرماتے ہیں۔

الفقهاء اعلم بمعاني الحديث.[1]

فقہا حدیث کا مطلب محدثین سے زیادہ جانتے ہیں۔

امام اعمش فرماتے ہیں۔

محدثین کی مثال پنساریوں کی سی ہے اور فقیہ کی مثال طبیب کی ہے۔[2]

جب محدثین بتاتے ہیں کہ فقہاء کا مقام اور ہے، تو مدعی سست گواہ چست کا کردار کیوں ادا

عمرو وعن عبدالرحمن بن الحويرث عن محمد بن جبير عن ابيه. ورواه ايضا في مسنده عن يعقوب عن ابيه عن ابن اسحاق عن الزهري . وكذا رواه احمد بن خالد الوهبي ويعلي بن عبيد عن ابن اسحاق . وفي الباب عن جماعة من الصحابة فمن ذالک حديث حاتم بن ابی صغيرة عن سماک بن حرب عن النعمان بن بشير خطبنا رسول الله ﷺ فقال نضر الله امرئ سمع مقالتي فحملها فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه. ثلاث لا يغل عليهن قلب مؤمن اخلاص العمل لله ومنا صحة ولاة الامر ولزوم جماعة المسلمين. على شرط مسلم ، وقدروى عن مجاهد والشعبي عن النعمان نحوه.

(تلخيص المستدرک ص ٨٨ ج ١)

(١)۔ ترمذی ص ١٩٣ ج ١

(٢). تاريخ بغداد . ذكره صدر الائمه في مناقب امام اعظم. ص ٣٤ ج ٢.

کررہے ہیں۔

طالب الرحمٰن۔

ہم صرف اہلحدیث ہیں، خدااور رسول کے خلاف کسی بڑے سے بڑے کی بات نہیں مانتے۔ایسی باتوں سے دھوکا نہ دو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

رسول اقدس ﷺ، امام بخاری، امام ترمذی، امام اعمش کی یہ بات کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے۔ یہ تو آپ کی بات کے خلاف ہے۔کیا آپ اپنے آپ کو خدااور رسول سمجھتے ہیں؟۔ یہ منہ اور مسور کی دال اور بن بیٹھے خدا، رسول۔

طالب الرحمٰن۔

ہم تو صحیح روایت مانتے ہیں، ہرراوی کی پوری تحقیق کرتے ہیں۔تقریب التہذیب میں ہرراوی کی تحقیق کردی ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

قربان جایئے اس تحقیق کے ابن حجر کی وفات ۸۵۲ھ کی ہے، وہ نویں صدی میں پہلی اور دوسری صدی کے راویوں کو ثقہ اور ضعیف کہتا ہے۔نہ کوئی وجہ بیان کرتا ہے، نہ درمیان میں کوئی سند ہے، محض اس کی اندھی تقلید میں آپ راوی کو ثقہ اور ضعیف کہتے ہیں۔

اس اندھی تقلید کا نام تحقیق رکھا ہے۔خود ابن حجر امام شافعی کا مقلد ہے جو آپ کے نزدیک مشرک ہے۔اس کے امام، امام شافعی کی تقلید شرک ہو اور اس مقلد کی تقلید ایمان ہو۔جناب من اگر حجر پرستی شرک ہے تو ابن حجر پرستی کیسے ایمان ہے؟۔

طالب الرحمٰن۔

آپ ادھر ادھر کی باتیں نہ کریں ہم اہلحدیث ہیں، اہلحدیث حدیث کے سوا کچھ سننے کے

لئے تیار نہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ کا تو یہ نام ہی قرآن حدیث میں کہیں ثابت نہیں۔ آپ ایک آیت یا حدیث پیش کریں کہ خدا یا رسول ﷺ نے فرمایا ہو کہ فقہ کے منکر، اجماع امت کے منکر، اور اجتہاد و تقلید کے منکر کو اہلحدیث کہنا۔

طالب الرحمٰن۔

قرآن میں کئی جگہ حدیث کا لفظ ہے اور قرآن صرف نبی کی بات کو حدیث کہتا ہے۔

﴿ فبایّ حدیث بعده یؤمنون. اذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثاً ﴾

ہم اہلحدیث ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

قرآن میں ربوہ بھی دو جگہ ہے، کیا اس سے مرزائیوں کا شہر ربوہ مراد ہے ہرگز نہیں؟ آپ وہ آیت پڑھیں جس میں ہو کہ منکر فقہ کو اہلحدیث کہنا۔

قرآن و حدیث نے اجماع امت کے منکر کو دوزخی کہا ہے نہ کہ اہلحدیث [1]۔ فرمان رسول ﷺ فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ترمذی) سے تو پتا چلتا ہے کہ فقیہ کا مخالف شیطان ہے نہ کہ اہلحدیث۔

اور یہ بھی آپ نے قرآن پاک پر جھوٹ بولا کہ قرآن نے صرف نبی ﷺ کی بات کو

(۱). ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا.
(النساء آیت ۱۱۵).

حدیث فرمایا ہے۔ آپ کو قرآن آتا کیا ہے۔

﴿هل اتك حديث الجنود فرعون وثمود﴾

کیا اس آیت میں بھی آپ کا ہی ذکر ہے۔

﴿وجعلنهم احاديث ومزقنا هم كل ممزق﴾

میں بھی آپ کا ہی ذکر ہے۔

طالب الرحمٰن۔

آپ علم اصول کو نہیں مانتے؟

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

واہ یہ بھی خوب کہی ہماری اصول کی کتابیں ہمارے مدارس میں داخل نصاب ہیں، اصول شاشی، نورالانوار، مسلم الثبوت، حسامی، توضیح تلویح وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ ہم با اصول ہیں اور جتنے گمراہ فرقے ہوتے ہیں وہ بے اصول ہوتے ہیں۔

قادیانیوں، پرویزیوں اور غیر مقلدین کی اپنی کوئی کتاب اصول کی ہے ہی نہیں جو ان کے ہاں داخل نصاب ہو آپ بھی دو چار اپنی کتابیں بتائیں۔ اس لئے کوئی بااصول آدمی تو آپ کے فرقے میں جا ہی نہیں سکتا۔ اگر آپ بااصول ہیں تو اپنی اصول کی ایک ہی کتاب کا نام لیں جس میں اصول صرف قرآن کی آیت یا احادیث سے درج ہوں۔

اس کتاب میں صحیح حدیث اور ضعیف حدیث کی تعریف آیت قرآنی یا حدیث نبوی سے لکھی ہو۔

(ایک بھی اپنی اصول کی کتاب ایسی نہ بتا سکا جس میں سب اصول قرآن حدیث سے درج ہوں بلکہ صحیح اور ضعیف حدیث کی تعریف بھی قرآن حدیث سے نہ دکھا سکا)۔

طالب الرحمٰن۔

تمہاری اصول کی کتابیں کیسے لکھی گئیں؟

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

ہم اہل سنت والجماعت بالترتیب چار دلیلوں کو مانتے ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت، اور قیاس شرعی۔

اصول استنباط اور اجتہاد پر مبنی ہوتے ہیں۔ ان میں سے جن اصولوں پر اہل سنت کے چاروں مذاہب کا اتفاق ہوگا وہ اصول اجماعی ہیں۔ ہم چونکہ اجماع کو حجت ملزمہ مانتے ہیں، اس لئے ان اصولوں کا ماننا دلیل شرعی کی وجہ سے ہے۔ اور جن اصولوں میں مذاہب اربعہ کا اختلاف ہوگا ان میں سے ہم حنفی اصولوں کو مانتے ہیں کیونکہ ہم قیاس شرعی کو حجت مطمئنہ مانتے ہیں۔

آپ لوگ نہ اجماع کو حجت مانتے ہیں، اور نہ قیاس کو اسی لئے آپ اصول کی کوئی کتاب لکھ ہی نہیں سکے۔

طالب الرحمٰن۔

ہم تو اہلحدیث ہیں آپ ایک حدیث صحیح سنا دیں کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ ہم مان لیں گے بس۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ اہلحدیث کیسے ہیں؟۔ نہ آپ کا نام حدیث میں نہ آپ کی دنیا میں کوئی حدیث کی کتاب۔ آج حدیث کی جتنی کتابیں باسند دستیاب ہیں ان کے مؤلفین یا مجتہدین تھے، جیسے آئمہ اربعہ یا مقلدین تھے جیسے اصحاب ستہ وغیرہ۔

ان محدثین کے حالات طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ، طبقات حنابلہ میں آپ کو ملیں گے۔ محدثین کے حالات میں طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب آج تک کسی محدث نے نہیں لکھی۔ آپ قیاس کو کار ابلیس کہتے ہیں اور تقلید کو شرک تو معاذ اللہ شیاطین یا مشرکین کی

کتابیں ہی آپ نے کیسے مان لیں۔ الغرض نہ آپ کی حدیث کی کوئی کتاب، نہ آپ کے اسماء الرجال، حدیث ہیں۔ آپ کو اہلحدیث، اہلحدیث کہتے ہوئے کچھ تو شرمانا چاہیے۔

طالب الرحمٰن۔

ہم ان طبقات اور تاریخ کی کتابوں کو نہیں مانتے۔ آپ ان کے اقرار سے ثابت کریں کہ ہم مقلد ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

ان اکابر محدثین اور دیگر رواۃ کا ذکر تاریخ میں ہی ملے گا۔ آپ ان کا وجود مانتے ہیں تو تاریخ سے، آپ ان کو مسلمان مانتے ہیں تو تاریخ کی شہادت سے، آپ ان کو محدث مانتے ہیں تو تاریخ کی شہادت سے۔ تو ان کا مجتہد ہونا یا مقلد ہونا تاریخ کی شہادت سے کیوں نہیں مانتے۔

آپ ان محدثین کا وجود، اسلام وغیرہ ان کے اقرار سے ثابت کردیں کہ میں موجود ہوں، میں مسلمان ہوں، میں محدث ہوں، میں مجتہد ہوں، نہ مقلد ہوں، خالص غیر مقلد ہوں۔ میں مجتہدین کو شیطان اور مقلدین کو مشرک سمجھتا ہوں۔

اگر کوئی منکر صحابہ آپ سے یہ مطالبہ کرے کہ ہر صحابی کا اقرار دکھاؤ کہ میں صحابی ہوں۔ ثقہ راوی کا اقرار دکھاؤ انا ثقۃ۔ کذاب راوی کا اقرار دکھاؤ انا کذاب۔

جناب اسی لئے تو ہم آپ کو بے اصول کہتے ہیں۔ چلئے آپ کسی حدیث سے ثابت کر دیجئے کہ وہ نہ مجتہد تھے، نہ مقلد، غیر مقلد تھے۔

طالب الرحمٰن۔

آپ بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہم قیاس کو کار شیطان کہتے ہیں تا کہ لوگ مشتعل ہوں۔ ہم اس قیاس کو کار شیطان کہتے ہیں جو خلاف نص ہو۔ جو قیاس خلاف نص نہ ہو اس کو ہم خود مانتے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

سبحان اللہ آپ تو اہلحدیث نہیں بلکہ اہل قیاس نکلے۔ اہل سنت تو قیاس کو چوتھے نمبر پر

۔ ہیں آپ کے نزدیک قیاس کا کتنا نمبر ہے؟۔

طالب الرحمٰن۔

ہم قرآن حدیث کے بعد بوقت ضرورت قیاس کو مانتے ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ تو ہم سے بھی بڑے اہل قیاس نکلے ہم تو چوتھے نمبر پر قیاس کو مانتے ہیں، آپ ے ہی نمبر پر۔ ہاں تو اہل قیاس صاحب آپ ذرا یہ فرمائیں کہ آپ کا قیاس اہل سنت کی ان کسی اصول پر مبنی ہوتا ہے، یا شیطٰن کی طرح بے اصولا۔ اگر اصول پر مبنی ہوتا ہے تو برائے بانی اپنا اصول فقہ پیش فرمایئے ورنہ ہم اس یقین پر مجبور ہوں گے کہ آپ کا قیاس بے اصولا ہوتا ہے۔ اور یہی قیاس شیطٰن کا ہوتا ہے۔

ہاں ایک اور بات پر بھی غور فرمائیں کہ اہل سنت جو چوتھے نمبر پر قیاس کو حجت مطمئنہ مانتے ہیں ان کی باقاعدہ فقہ کی کتابیں ہیں۔ جو ان کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ آپ بھی اپنی الذلی کوئی کتاب دیں جو آپ کی جماعت کی مسلمہ ہو۔ آپ کے ہاں داخل نصاب ہو۔ اہل سنت ے بالمقابل شیطٰن قیاس تو کرتا ہے مگر اس کی فقہ کی کوئی مرتب کتاب نہیں، نہ اس کی اصول فقہ، نہ اس کی فقہ آپ جلدی سے اپنی فقہ اور اصول فقہ کی کتاب دکھائیں تاکہ لوگ دھوکے میں نہ رہیں۔

طالب الرحمٰن۔

ہم اہل حدیث ہیں ہمیں فقہ یا اصول فقہ کی کیا ضرورت ہے۔

مولانا محمدامین صفدر صاحبؒ۔

آپ تو اہل قیاس ہیں اور آپ کا قیاس بھی اصولوں پر مبنی نہیں ہوتا۔ یہی وہ قیاس ہے جو آپ جانتے ہیں آپ کے علماء نے کتابیں تو لکھی ہیں ہماری ہدایہ کے مقابلے میں، ہدیۃ المہدی، ہماری کنز الدقائق کے مقابلے میں کنز الحقائق، ہماری درمختار کے مقابلے میں نزل الابرار، ہماری مالابدمنہ کے مقابلے میں عرف الجادی، ہماری شرح وقایہ کے مقابلے میں الروضۃ الندیہ ان سب

کو فقہ محمدی کی کتابیں کہا جاتا ہے مگر آپ ان کا نام نہیں لے رہے۔

طالب الرحمٰن۔

یہ کتابیں ہماری ہرگز نہیں ہم قرآن حدیث کے خلاف کسی کتاب کو نہیں مانتے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

جناب ان کتابوں کے لکھنے والے نواب صدیق حسن خاں، وحید الزماں صا[illegible]
نورالحسن صاحب غیر مقلد ہی تو تھے۔ آپ ان کی کتابوں کو قرآن حدیث کے خلاف کہ[illegible]
ہیں۔ گویا آپ نے تسلیم کر لیا کہ قرآن حدیث کے خلاف قیاس کر کے کتابیں لکھنے والے غیر [illegible]
ہی ہیں جو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔

طالب الرحمٰن۔

یہ ہماری کتابیں نہیں ہم قیاس کو نہیں مانتے۔ ہم اہلحدیث ہیں ہماری کتابیں بخاری [illegible]
وغیرہ ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ تو اہل قیاس ہیں قیاس کو تیسرے نمبر پر مانتے ہیں۔ حدیث کی کتابوں سے آپ [illegible]
کیا تعلق؟۔ جب کہ ان کے متعلق آپ یہ بات ثابت ہی نہیں کر سکتے کہ وہ نہ مجتہد تھے، نہ مقلد
بلکہ غیر مقلد تھے، نہ ان کی کتاب میں کوئی ایسا باب دکھا سکتے ہیں کہ چوتھے نمبر پر قیاس کرنا قیاس
ابلیس ہے، اور نہ ان کی کتابوں میں یہ باب دکھا سکتے ہیں کہ چوتھے نمبر جو مجتہد قیاس کرتا ہے اس لی[illegible]
تقلید شرک ہے۔

عجیب دھوکہ ہے کہ نواب صدیق حسن خاں، نواب وحید الزماں، نواب نورالحسن خان، [illegible]
الدین جن کا غیر مقلد ہونا تواتر سے ثابت ہے ان کی کتابوں کو تو آپ اپنی کتابیں نہیں مانتے اور
جن کا غیر مقلد ہونا نہ کسی تاریخ سے ثابت، نہ ان کے اقرار سے ان کی کتابوں پر غاصبانہ قبضہ

طالب الرحمٰن۔

جب ہم اہلحدیث ہیں تو حدیث کی کتابیں ہماری ہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

اگر یہی دلیل ہے تو قرآن تو آپکا نہیں کیونکہ آپ کا نام اہل قرآن نہیں۔ قرآن تو منکرین حدیث کا ہوا جن کا نام اہل قرآن ہے، اور تم تو قیاس کو تیسرے نمبر پر مانتے ہو تم اہل قیاس ہوئے اور مندرجہ بالا ساری قیاسی کتابیں آپکی ہوئیں۔

طالب الرحمٰن۔

آپ ادھر ادھر کی باتیں چھوڑیں مناظرہ رفع یدین پر ہے۔ اس پر بات کریں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

تکبیر تحریمہ پر رفع یدین کرنے پر اتفاق ہے اور آپ بھی مانتے ہیں کہ تواتر قدر مشترک سے ثابت ہے۔ اس متواتر رفع یدین پر بحث کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد آپ لوگ دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں کبھی بھی رفع یدین نہیں کرتے۔ اور تیسری رکعت کے شروع میں ہمیشہ رفع یدین کرتے ہیں۔

اسی طرح آپ سجدوں میں جاتے وقت اور سجدوں سے سر اٹھاتے وقت اور سجدوں کے درمیان کبھی رفع یدین نہیں کرتے۔ جب کہ رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہمیشہ رفع یدین کرتے ہیں۔ اسی طرح نماز پڑھنے کا آپ لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور جو اس طرح نماز نہ پڑھے آپ کے نزدیک اس کی نماز نہیں ہوتی۔

آپ صرف ایک حدیث پیش کریں جس میں دعویٰ کے چاروں حصے موجود ہوں۔ یہ آپ کا ایک اشتہار ہے جس کا نام اثبات رفع یدین ہے جو آپ کی ہر مسجد، ہر دکان، ہر گھر میں لگا ہوتا ہے۔ یہ آپ کے اس دعویٰ کے اثبات کے لئے ہے اس میں سب سے پہلے قرآن سے مسئلہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور قرآن پاک کی آیت

﴿فصل لربک وانحر﴾

سے مندرجہ بالا مسئلہ پر استدلال کیا ہے۔ اس آیت سے آپ کا یہ مکمل دعویٰ کیسے ثابت ہوتا ہے؟۔ واضح فرمائیں یا ثابت فرمائیں کہ یہ قرآن پاک کا نام لے کر جھوٹ بولا ہے اور نام نہاد اہلحدیث مسئلہ کی بسم اللہ قرآن پاک پر جھوٹ بولنے سے ہی کرتے ہیں۔

طالب الرحمٰن۔

میں اس اشتہار کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ میں تمہاری کتنی غلط باتیں بتا سکتا ہوں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ نے یہ تو مان لیا کہ اس اہلحدیث نے قرآن پاک پر غلط بیانی کی ہے، اس نے دوسری آیت بھی لکھی ہے۔

﴿خذوا زینتکم عند کل مسجد﴾.

اس آیت سے آپ کے مندرجہ بالا دعوے پر کیسے استدلال ہے۔ کیا آپ کی مساجد اسی لئے ہیں کہ ان میں خدا کے قرآن پر جھوٹ لکھا جاتا ہے سارے اس جھوٹ کی اشاعت کرتے ہیں۔

طالب الرحمٰن۔

میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں اس اشتہار کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

برائی کو ہاتھ سے روکنا اعلیٰ درجہ کا ایمان ہے، آپ نے اپنی مساجد میں کتنے ایسے اشتہاروں کو پھاڑا۔ زبان سے رد کرنا اوسط درجے کا ایمان ہے، آپ اب بھی کھل کر اس کی تردید نہیں کررہے ہے۔ قرآن کی عظمت آپ کے دل میں نہیں، کیا آپ ایک اور صرف ایک حدیث صحیح، صریح، غیر معارض ایسی پیش کر سکتے ہیں جس میں آپ کا یہ رفع یدین کا مکمل مسئلہ ہو اور ہمیشہ یہ فعل

کرنے کی صراحت ہو اور اس کا حکم بھی ہو اور نہ کرنے والے کی نماز کا باطل ہونا بھی مذکور ہو۔

طالب الرحمٰن۔

میں صرف رکوع کی رفع یدین کی حدیث پیش کروں گا باقی کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ کا مسئلہ تو جب ثابت ہو گا کہ مکمل مسئلہ پر دلیل پیش کریں آپ ایک چوتھائی پر ناقص دلیل پیش کریں گے تو باقی مسئلہ کون ثابت کرے گا۔

(۱) آپ کے اس جھوٹے اشتہار میں لکھا ہے کہ رفع یدین کی احادیث و آثار چار سو ہیں۔ ذرا ان چار سو صحابہ کے نام جن سے یہ احادیث و آثار مروی ہیں وہ باحوالہ سنا دیجیے۔

(۲) آپ کے اس جھوٹے اشتہار میں آنحضرت ﷺ پر یہ سفید جھوٹ باندھا گیا ہے کہ امام الانبیا ﷺ آخر عمر تک رفع یدین کرتے رہے۔ آپ کو چار سو احادیث میں سے تین سو ننانوے معاف صرف ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث سے آنحضرت ﷺ کا اخیر عمر تک رفع یدین ثابت کر دو۔ میں باوضو بیٹھا ہوں ابھی دو رکعت نفل رفع یدین کے ساتھ پڑھوں گا اور میں بھی اخیر عمر تک رفع یدین کرتا رہوں گا۔

(۳) آپ کے اس جھوٹے اشتہار میں جز رفع یدین بخاری کے حوالے سے لکھا ہے کہ خلفاء راشدین اور عشرہ مبشرہ سب رفع یدین کیا کرتے تھے۔ یہ ایک ہی سانس میں عشرہ مبشرہ پر دس جھوٹ ان کی صحیح سندیں ذرا جز مذکور میں دکھا دیجیے۔

(۴) آپ کے جھوٹے اشتہار میں لکھا ہے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ سب کے سب رفع یدین کیا کرتے تھے (حوالہ جزء رفع یدین)

طالب الرحمٰن صاحب آنحضرت ﷺ کے اکابر اور اور حاضر باش صحابہ میں سے کسی ایک صحابی سے بھی آنحضرت ﷺ کے بعد زندگی میں ایک دفعہ متنازع رفع یدین بسند صحیح، صریح، غیر معارض ہرگز ہرگز ثابت نہیں اور آپ کے اصاغر اور مسافر صحابہ میں سے کسی ایک صحابی سے بھی

بطور نص بسند صحیح ،صریح ،غیر معارض دوام رفع یدین ہرگز ہرگز ثابت نہیں۔

(بے چارے طالب الرحمٰن نے چند صحابہ کے نام بے سند لئے مگر مندرجہ بالا مطالبہ پورا کرنے سے سراپا عاجز رہا)

افسوس یہ اشتہار جس میں قرآن پاک پر جھوٹ، نبی پر جھوٹ ،صحابہ پر جھوٹ ہیں یہ ان کی ہر مسجد کی زینت، ہر گھر میں اس کی تلاوت ہر بازار میں ان جھوٹوں کی اشاعت کرتے ہیں۔ مگر آج میدان مناظرہ میں طالب الرحمٰن تو کیا کوئی غیر مقلد عالم بھی ان کو سچ ثابت نہیں کر سکتا۔

طالب الرحمٰن۔

ہم اس اشتہار پر مناظرہ کرنے نہیں آئے۔ یہ باتیں لکھنے والا جانے ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

آپ اخیر وقت تک رفع یدین کرنا نہ آنحضرت ﷺ سے ثابت کر سکے ہیں نہ خلفاء راشدین سے، نہ بقیہ عشرہ مبشرہ سے۔ تو ایک حدیث ایسی سنا دیجئے جس میں رسول اقدس ﷺ نے یا کسی صحابی نے یہ فرمایا ہو کہ جو رکوع سے پہلے، اور سر اٹھا کر اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی تا کہ کسی بات کا فیصلہ تو قرآن حدیث سے ہو جائے۔

(طالب الرحمٰن بار بار مطالبہ کے باوجود نہ رسول اقدس ﷺ نہ ہی کسی خلیفہ راشد سے یہ ثبوت دے سکا)

جب آپ حدیث صحیح سے نہ یہ ثابت کر سکے کہ جو رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی، نہ کسی ایک بھی صحیح حدیث سے یہ ثابت کر سکے کہ رسول اقدس ﷺ اخیر عمر تک رفع یدین کرتے رہے۔

تو معلوم ہوا کہ پہلی تکبیر کے بعد کسی جگہ کی رفع یدین کا دوام نہ نص سے ثابت ہے۔

اجماع سے، صرف قیاس ہے کہ حضرت ﷺ نے کی تو کرتے رہے ہوں گے۔

اب ایک آخری موقع آپ کو پھر دیا جاتا ہے کہ اس رفع یدین کے دوام پر کوئی نص، حدیث صحیح، صریح، غیر معارض ہو تو پیش فرمائیں یا اجماع ہی ثابت کردو مثل تکبیر تحریمہ کے۔

ورنہ آپ کا یہ کہنا کہ حضور اقدس ﷺ ساری عمر رفع یدین کرتے محض جھوٹ ہے، جھوٹ۔

(طالب الرحمٰن باوجود بار بار کے مطالبہ کے ایک بھی صحیح صریح نص دوام پر یا اجماع پر پیش نہ کر سکا)

جب یہ بات دوپہر کے سورج سے زیادہ وضاحت سے ثابت ہوگئی کہ رفع یدین کی احادیث میں سے ایک حدیث میں بھی آپ کا ہمیشہ رفع یدین کرنا ثابت نہیں نہ ہی اس کا ثبوت اجماع سے ہے، یہ لوگ دوام رفع یدین کے بارے میں حدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتے ہیں۔

ہمیشہ رفع یدین کرنے کا مدار نہ نص پر ہے نہ اجماع پر محض استصحاب حال پر ہے، کہ حضرت نے رفع یدین کی تو کرتے رہے ہوں گے۔ جب بقائے رفع یدین کسی حدیث سے ثابت نہیں تو اب میں یہ کہتا ہوں کہ ترک رفع یدین احادیث سے ثابت ہے اور امت میں عملاً متواتر ہے۔

طالب الرحمٰن۔

بڑے جوش میں ایک ہی صحیح حدیث پیش کرو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحبؒ۔

(مولانا محمد امین صفدر صاحب نے مدونہ کبریٰ ص ۱۷ ج ۱ سے چار روایات پڑھ دیں)

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ پہلی تکبیر کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ بے شک آنحضرت ﷺ نماز میں پہلی

تکبیر کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا تمہیں نبی اقدس ﷺ والی نماز نہ بتاؤں؟۔ پھر آپ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور پہلی تکبیر کے بعد کسی جگہ رفع یدین نہ کی۔

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ تعالیٰ نماز میں پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

ان چاروں سندوں میں سے پہلی سند مدنی ہے، اور اہل مدینہ کا ترک رفع یدین پر ہی متواتر عمل تھا جب کہ امام مالکؒ کا فرمان المدونۃ الکبریٰ ہی میں موجود ہے، کہ میں کسی کو نہیں پہچانتا جو پہلی تکبیر کے بعد نماز میں رفع یدین کرتا ہو۔ امام مالک تبع تابعین میں سے ہیں پیدائش ۹۰ھ میں ہے اور مدینہ منورہ میں رہتے تھے، جہاں پر تمام اسلامی دنیا سے لوگ روضہ پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے رہتے ہیں لیکن امام مالکؒ نے نہ کسی مدینہ والے کو اور نہ باہر سے آنے والے کو کبھی رفع یدین کرتے نہیں دیکھا اس سے بڑھ کر عملی تواتر کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

اور باقی تین سندیں کوفی ہیں اور کوفہ میں سب کا اجماع ترک رفع یدین پر تھا (التعلیق المجد) یہ بھی عملی تواتر ہے۔

(طالب الرحمٰن نے جب یہ دلائل سنے تو بالکل حواس باختہ ہو گئے پہلے تو یہ شور مچانے لگے میں نے ایک حدیث کہی تھی تم اتنی حدیثیں کیوں پڑھ رہے ہو، لوگ کہنے لگے پہلے تم کہتے تھے کہ حنفیوں کے پاس ایک بھی حدیث نہیں ہے اب کہ رہے ہو کہ بہت سی ہیں لیکن مانتے ایک کو بھی نہیں ہو، پھر طالب الرحمٰن نے بدحواسی میں ایک ایسے راوی کو بلادلیل ضعیف کہنا شروع کر دیا جو چاروں سندوں میں سے کسی ایک سند میں بھی نہ تھا۔ ان سے کہا گیا مدونہ کی ان سندوں سے پہلے راوی تو دکھاؤ۔ ہوا میں تیر چلا رہے ہو۔ اس پر حاضرین ہنسی ضبط نہ کر سکے۔ پھر اس نے ابن القیم ۷۵۱ھ کی کتاب المنار المنیف سے ایک عبارت پڑھی کہ رفع یدین نہ کرنے کی احادیث

ضعیف ہیں اور بڑے جوش میں چیلنج دیا کہ جس طرح میں نے ایک محدث کا قول پیش کیا کہ ترک رفع یدین کی احادیث ضعیف ہیں اگر تم بھی کسی محدث کا قول پیش کردو کہ رفع یدین ضعیف ہے تو میں ایک لاکھ روپیہ انعام دوں گا)۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

تمام محدثین کے امام، امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ پہلی تکبیر کے علاوہ رفع یدین ضعیف ہے۔ دیکھو المدونۃ الکبریٰ ص ۷۱ ج ۲۔

(ڈاکٹر عبدالمجید صاحب جو بانی مناظرہ تھے انہوں نے فرمایا کہ بس ہماری تسلی ہوگئی اب مناظرہ بند کردو، حاضرین نے طالب الرحمٰن سے کہا کہ ایک لاکھ روپیہ دو تو اس نے بہت غلط بات کی کہ اپنے..... کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ لے لو۔ جس پر حاضرین میں سے دو آدمی اسے پیٹنے لگے لیکن مالک مکان اور دوسرے لوگوں نے ان کی منت کی کہ دفع کرو۔

اب طالب الرحمٰن بالکل بدحواس تھے اور کہنے لگے کہ اگر امین صاحب اپنے امام ابوحنیفہؒ سے سند کے ساتھ دکھادیں کہ تکبیر تحریمہ کے بعد رفع یدین نہ کرو تو میں لاکھ روپیہ دوں گا۔ حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب نے فوراً موطا امام محمد سے دکھا دیا۔ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب نے پھر فرمایا ہماری بالکل تسلی ہوگئی ہے۔ طالب الرحمٰن کے مطالبات پورے کردیے گئے ہیں)۔

(مولانا محمد امین صفدر صاحب نے پھر مسلم شریف سے دو حدیثیں پڑھیں ایک میں تھا کہ نماز کے اندر رفع یدین کرنے والوں کو آنحضرت ﷺ نے شریر و مست گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ دی، دوسری حدیث میں سلام کے وقت دائیں بائیں ہاتھ کرنے والوں کو آپ ﷺ نے گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ دی اور فرمایا کہ ہم دونوں حدیثوں کو مانتے ہیں)۔

(طالب الرحمٰن بڑے جوش میں اٹھے کہ امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کرنے والوں کو جاہل کہا ہے)۔

(مولانا محمد امین صفدر صاحب نے کہا کہ صحیح بخاری تو امام بخاری سے ہزاروں لوگوں نے پڑھی ہے، وہ امام بخاری سے متواتر ہے۔

مگر یہ دونوں رسالے جزء القرأۃ اور جزء رفع یدین امام بخاری کے نوے ہزار ثقہ شاگردوں نے کبھی خواب میں نہیں دیکھے نہ خواب میں سماع ہی کیا۔ ان دونوں رسالوں کا ایک ہی راوی ہے جس کا نام محمود بن اسحٰق الخزاعی ہے۔ اس کی توثیق کسی محدث نے نہیں کی۔ اتنے اہم مسائل اور امام بخاری نے انہیں کہاں چھپایا کہ اس ایک شخص کے سوا کسی نے نہ دیکھے نہ سنے)۔

طالب الرحمٰن۔

محمود بن اسحٰق کا ثقہ ہونا تاریخ بغداد ص ۱۳۴ ج ۱۳ پر موجود ہے۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

یہ بالکل جھوٹ ہے تاریخ بغداد جلد ۱۳ میں اس کا کہیں ذکر بھی نہیں چہ جائیکہ اسے ثقہ لکھا ہو۔

طالب الرحمٰن۔

تاریخ بغداد جلد ۱۳ میرے پاس ہے میں ابھی دکھاتا ہوں، مگر تمہیں لکھنا پڑے گا کہ تم ہار گئے ہو۔

مولانا محمد امین صفدر صاحب۔

میں پہلے لکھ دیتا ہوں۔

(چنانچہ انہوں نے لکھ کر دے دیا کہ طالب الرحمٰن نے بالکل جھوٹ بولا ہے۔ اگر طالب الرحمٰن تاریخ بغداد جلد ۱۳ سے اس کا ثقہ ہونا دکھا دے تو میری شکست

ہے اور لکھ کر تحریر ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کو دے دی کہ یہ تحریر اپنے پاس رکھو اور اس سے کتاب لو[1]۔ طالب الرحمٰن نے اب کہا کہ کتاب میرے پاس نہیں ہے۔ بس پھر کیا تھا تین گھنٹے تک حاضرین نے اسے وہ لعنت ملامت کی کہ خدا کی پناہ۔ آخر طالب الرحمٰن وہاں سے فرار ہوئے۔

ڈاکٹر عبدالمجید صاحب نے تاریخ بغداد چودہ جلد کی بڑی کتاب خود خریدی اور کوٹلی نجابت تک اس کے پیچھے گئے مگر وہ حوالہ نہ دکھا سکا۔ پورے علاقے پر اس کے جھوٹے ہونے پر مہر ثبت ہوگئی اور حق کو اللہ تعالیٰ نے شاندار کامیابی عطا فرمائی۔

فللّٰہ الحمد.

(۱)۔ حضرت اوکاڑوی کی وسعت مطالعہ اور استحضار پر عقل دنگ ہے۔ اس پر یہی کہا جاسکتا ہے،

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ